مجلس انصار اللہ بھارت کا ترجمان

انصار اللہ

ماہنامہ قادیان

جلد 23 شمارہ 04

اپریل/2025ء

یٰٓاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّةَ

اے آدم! تُو اور تیری زوجہ جنت میں سکونت اختیار کرو۔ (البقرۃ:36)

دعاؤں کا آخر نتیجہ یہ ہوا کہ باراں برس کے بعد یوسف زندہ نکل آیا!

تمہاری آنکھوں سے آنسو گرتا کوئی نہ دیکھے!

عورت یعنی ٹیڑھی پسلی کی عجیب وغریب پیداوار

مدیر: حافظ سید رسول نیاز / اعزازی مدیر: ایچ۔ شمس الدین

www.ansarullahbharat.in

مجلس انصاراللہ بھارت کا ترجمان

ماہنامہ

اَنصَارُ اللّٰہ

قادیان

جلد : 23
شمارہ : 04

اپریل/2025ء
شہادت 1404 ہجری شمسی

نگران : عطاء المجیب لون (صدر مجلس انصاراللہ بھارت)

مدیر : حافظ سید رسول نیاز | اعزازی مدیر : ایچ شمس الدین

مجلس ادارت

وسیم احمد عظیم
سید کلیم احمد تیماپوری
عزیز احمد ناصر
آر۔محمود احمد عبداللہ
محمد ابراہیم سرور
مسرور احمد لون

مینیجر:
طاہر احمد بیگ

Majlis Ansarullah Bharat
Aiwan-e Ansar,
P.O.Qadian 143516
Gurdaspur-Dt.
Punjab, INDIA
Mob : 9946021252
Email:
ansarullah@qadian.in
WEB LINK
https://www.ansarullahbharat.in/Publications/

سالانہ بدل اشتراک

بھارت:-/250روپے۔
بیرون ہند:-/50ڈالر۔

سرخیاں

نمبر شمار	سرخیاں		صفحہ
1	اداریہ	خوشگوار عائلی زندگی	2
2	درس القرآن	متقیوں کا امام بننے کیلئے خود متقی بنیں!	3
3	درس الحدیث	طبقۂ نسواں کی عظیم الشان قدر دانی	5
4	ملفوظات	شادی بیاہ کی غرض وغایت	7
5	فرمودات حضور انور ایدہ اللہ : بحیثیت گھر کے سربراہ مرد کی ذمہ داری		9
6	ازمکتوبات احمد : دعاؤں کا... نتیجہ یہ.. باراں برس کے بعد یوسف زندہ نکل آیا!		11
7	یہ ہے ایک مسلم شوہر!		12
8	نظم : ہمارا گھر ہو مِثلِ باغِ جَنَّت		14
9	نکاح اور دعا		15
10	عورت اور مرد کے مساوی درجہ اور مساوی حقوق		17
11	صحت نامہ : بچوں کی صحت اور روحانی بیماریوں کا علاج		18
12	تازہ ارشادات: حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز		20
13	تمہاری آنکھوں سے آنسو گرتا کوئی نہ دیکھے!		22
14	عَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ		23
15	عورت یعنی ٹیڑھی پسلی کی عجیب وغریب پیداوار		24
16	نظم : میری نظر میں گھر کا مقام!		27
17	معلومات عامہ : DNA		28
18	اخبار مجالس		29

شعیب احمد ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصاراللہ بھارت قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر مجلس انصاراللہ بھارت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَنصَارُاللّٰہ

شوال۔ذوالقعدہ 1446ھ

اداریہ

خوشگوار عائلی زندگی

معاشرے کی فلاح و بہبود میں ایک صالح اور مستحکم خاندان ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ وہ مقدس گہوارہ ہے جہاں انسانیت کی عظیم ترین دولت، یعنی انسان کی تربیت کا آغاز ہوتا ہے۔ زندگی کے نشیب وفراز، کامیابیوں اور ناکامیوں کا تعین بھی اسی خانوادے کے زیرِ سایہ ہوتا ہے۔ لہٰذا، یہ لازم ہے کہ خاندانی ماحول سراپا خوشی ومسرت ہو۔ اس گلشن کی آبیاری میں مرد وزن دونوں کا برابر کا حصہ ہے، اگرچہ مرد کو اس معاملے میں قدرے زیادہ ذمہ داری کا بوجھ اٹھانا پڑتا ہے۔

ایک مثالی خاندان کی بنیاد ایک دوسرے کے لیے وقف میاں بیوی ہیں۔ اسی لیے اسلام نے نکاح کے انتخاب سے لے کر صبر وتحمل کی تلقین تک، ہر مرحلے پر رہنمائی فرمائی ہے۔ زندگی کی حقیقی رعنائی اس وقت آشکار ہوتی ہے جب زوجین ایک دوسرے کے جذبات واحساسات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ جو نیکی اور پاکیزگی ہم اپنے شریکِ حیات سے طلب کرتے ہیں، وہی ہمیں اپنی زندگی کا شعار بنانی چاہیے۔ یعنی، بیوی اور شوہر دونوں پر یکساں ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اگر اس اصول کو نظر انداز کیا جائے تو زندگی انتشار کا شکار ہو جاتی ہے، جس کا منفی اثر پورے معاشرے پر پڑتا ہے۔

والدین کو اپنے بچوں کے لیے ایک روشن مثال اور رہنما بننا چاہیے۔ ان کی ذراسی بھی کوتاہی بچوں کی زندگی پر گہرے نقوش چھوڑ جاتی ہے، اور وہ موقع ملنے پر اسی راہ پر گامزن ہو جاتے ہیں۔ ایک بار بھٹک جانے والے بچوں کو واپس لانا جوئے شیر لانے کے مترادف ہوتا ہے۔

ایک خوشحال خاندان کے لیے ایک دوسرے کے حق میں دعا کرنا بھی از حد ضروری ہے۔ ہمارے پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنتِ مبارکہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی پابندی سے اپنے اہل وعیال کے لیے ہر روز دعا فرمایا کرتے تھے۔ یہ ہمارے لیے ایک روشن مثال ہے، اور ایک مثالی خاندان کے قیام کے لیے ایک ناگزیر امر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا''۔ (ملفوظات جلد 3 ص 232)۔

(ایچ۔ شمس الدین)

عَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ

حضرت امیر المؤمنین
خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرماتے ہیں:

''تربیت میں یہ بھی رکھیں انصار میں بھی ایک رجحان پیدا ہو گیا ہے کہ گھروں میں لڑائیاں بہت ہوتی ہیں تو انصار کی یہ تربیت بھی کریں کہ ذرا بیویوں سے حسن سلوک کیا کریں۔''

(از آن لائن ملاقات
مجلس انصاراللہ بھارت
بحوالہ الفضل انٹرنیشنل
مورخہ 16/ جولائی 2021)

درس القرآن — از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ

متقیوں کا امام بننے کیلئے خود متقی بنیں!

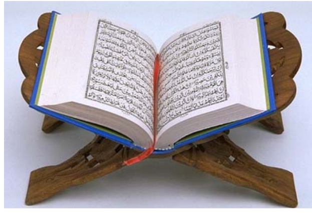

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا

اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے (الفرقان:75)

بعض خاوند

ایسے ہیں جو اپنی بیویوں سے نہ صرف یہ کہ درشتی سے پیش آتے ہیں بلکہ ان کو ہمیشہ بدظنی کی نظر سے دیکھتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ گویا یہ عورت چال چلن کی اچھی نہیں ہے حالانکہ ان کے پاس کوئی ادنیٰ سا بھی قرینہ اس بات کا نہیں ہوتا کہ اس عورت کے متعلق کوئی ایسی غلط سوچ کو وہ اپنے دماغ میں جگہ دے سکیں لیکن اگر واقعۃً ان کو کسی بات کا یقین ہے تو اس کے لئے اسلامی شریعت نے ایک کھلا رستہ رکھا ہوا ہے جسے اختیار کرنا چاہئے اس رستے کو اختیار کئے بغیر اپنی بیوی کو اس رنگ میں طعنے دینا کہ مجھے کیا پتا یہ اولاد میری ہے بھی کہ نہیں۔ یہ ایک انتہائی بگڑی ہوئی مکروہ صورت ہے..

بعض دفعہ مجھے یہ معلوم کر کے تعجب ہوتا ہے

بعض ایسے مرد جو اپنے معاشرہ میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں اور دینی کاموں میں بھی کسی حد تک شغف رکھتے ہیں۔ اگر عہدہ پاس نہ بھی ہو تو جب ان کو کام کے لئے بلایا جاتا ہے تو وہ آگے آتے ہیں اور ان چہروں میں سے ہیں جو اپنی اپنی جماعتوں میں معروف ہوتے ہیں وہ بھی اپنی بیویوں سے لڑائی کے وقت اس قسم کے نہایت ہی مکروہ کلمات استعمال کرتے ہیں اور بعض دفعہ یہ بھی خیال نہیں کرتے کہ ان کے بچے ان باتوں کو سن رہے ہیں۔

ایسے حال میں وہ یہ دعا کیسے کر سکیں گے کہ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا (الفرقان75)

اپنی بیوی کی راہ سے ان کو اولاد کا تقویٰ نصیب ہونا تھا

اس تقویٰ کی راہ کو تو انہوں نے ہمیشہ کے لئے برباد کر دیا جب یہ کہا کہ مجھے کیا پتا ہے کہ یہ اولاد کس کی ہے تو اپنے ہاتھوں سے تقویٰ کی راہوں کو ہمیشہ کے لئے مسدود کر بیٹھے اور پھر ایسی اولاد سے یہ توقع رکھنا کہ وہ ایسے باپ کا ادب کرے گی اور آئندہ صحیح رستوں پر چلے گی۔ آئندہ زمانے کے

معاشرے کے لئے خوشخبریاں لے کے آگے بڑھے گی۔ یہ ایک بالکل عبث توقع ہے اور عملاً یہ لوگ نہ صرف اپنے حال کو تباہ کرتے ہیں بلکہ دور تک مستقبل میں ان کے نفس کی تلخیاں معاشرے میں زہر گھولتی رہتی ہیں... انسانی تعلقات میں بہت سے رخنے ایسے رہ جاتے ہیں جو تقویٰ کی کمی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں...

جب آپ اپنے تعلقات پر غور کریں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ جب بھی تعلقات کسی دباؤ میں آئیں اس وقت انسان کو اپنی کمزوریوں کا پتا چلتا ہے.... وہ بیوی جو اس سے پہلے بہت ہی اچھی دکھائی دے رہی ہوتی ہے۔ انسان سمجھتا ہے یہ تو کلیۃً میری وفادار اور میرے ساتھ تعاون کرنے والی اور میری زندگی کی ساتھی ہے۔ وہ خاوند جو بیوی کو ایک فرشتہ دکھائی دے رہا ہوتا ہے اگر وہ پہلے دکھائی دے رہا ہو جب اس قسم کے دباؤ پیدا ہوجاتے ہیں تو اس وقت ان دونوں کے اندرونی رخنے ظاہر ہونے شروع ہوجاتے ہیں اور وہی بلبلے ہیں جن مقامات سے پھر یہ تعلقات ٹوٹنا شروع ہوتے ہیں۔ اخلاق کی بنیاد تقویٰ پر نہیں ہے تو ہرگز اس جنت کو بقا کی کوئی ضمانت نہیں ہے ... ایسے واقعات کے گزر جانے کے بعد میاں بیوی کے تعلقات پہلے سے بہت زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔ ان میں ایک محبت کا عنصر ہی نہیں رہتا، ان میں گہری قدر کا عنصر شامل ہوجاتا ہے۔

متقیوں کا امام ہونے کی دعا اس طرف بھی اشارہ کرتی ہے کہ اگر تم واقعۃً متقیوں کا امام بننا چاہتے ہو تو تقویٰ میں ان سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو... وہ لوگ جن کے تعلقات پہلے ہی اچھے ہوں اور واقعۃً ایک طبعی محبت کے نتیجے میں ایک دوسرے سے وہ سکینت پاتے ہوں جب وہ یہ دعا مانگتے ہیں تو وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا والا حصہ ان کی محبت کے تعلقات میں ایک نیا تعلق پیدا کردیتا ہے... جب ایک انسان کہتا ہے کہ مجھے متقیوں کا امام بنا تو اس سے صرف یہ مراد نہیں ہے کہ میری نسلوں میں متقی لوگ پیدا ہوجائیں بلکہ مراد یہ ہے کہ

مجھ میں تقویٰ کے وہ جوہر پیدا فرما **اور اس شان کا تقویٰ عطا کر کہ میری اولاد یا ہماری اولادیں واقعۃً ہمیں اپنا امام سمجھیں یعنی ماں باپ ہونے کے لحاظ سے وہ اس بات پر فخر نہ کریں کہ فلاں لوگ ہمارے آباؤاجداد تھے۔ بلکہ تقویٰ کے لحاظ سے وہ یہ بات فخر کے ساتھ بیان کیا کریں کہ ہمارے آباؤاجداد متقی تھے۔**

اس دعا کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں اس پہلو سے جماعت احمدیہ کے لئے اس میں بہت گہرا سبق ہے... پس اس دعا کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں اور دونوں پہلوؤں کے لحاظ سے یعنی مستقبل کے لحاظ سے بھی اور ماضی کے لحاظ سے بھی ہمیشہ سوچ کر اور غور کے ساتھ یہ دعا مانگا کریں اور خدا تعالیٰ سے مدد مانگیں کہ آپ کو وہ متقی بنائے جو محمد رسول اللہ ﷺ کے غلام بننے کے شایان شان ہوں اور آپ کی اولاد کو ایسا متقی بنائے کہ وہ آپ کی اولاد کہلانے کی شایان شان ہو اور ہمیشہ ہمیش کے لئے یہ تعلقات اسی طرح دونوں سمت میں مضبوط تر ہوتے چلے جائیں۔ لیکن ایک پیچ کا پہلو ہے جس کو اس آیت نے ہمارے سامنے رکھ دیا کہ **جن میاں بیوی کے تعلقات ایک دوسرے سے تقویٰ پر مبنی نہیں ان کا نہ ماضی محفوظ ہے نہ مستقبل محفوظ ہے۔**

(از خطبہ جمعہ 6/جولائی 1990ء)

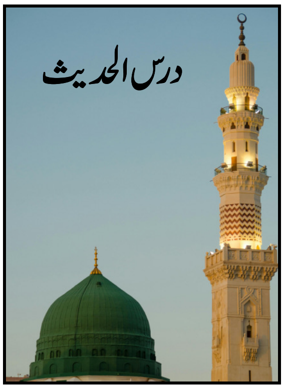

طبقۂ نسواں کی عظیم الشان قدردانی

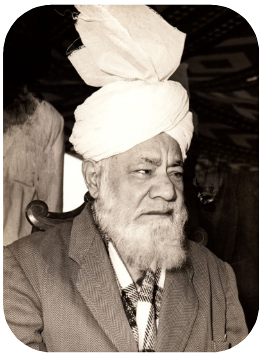

قمرالانبیاء

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ

خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ
وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَھْلِیْ

تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ سلوک کرنے میں بہتر ہے۔
اور میں اپنے اہل کے ساتھ سلوک کرنے میں تم سب سے بہتر ہوں۔ (ترمذی)

اچھے سلوک کا معیار تمہارا کوئی خود تراشیدہ قانون نہیں ہوگا
بلکہ اس معاملہ میں میرے نمونہ کو دیکھا جائے گا!

بیوی کے ساتھ حسن سلوک کرنے کو اسلام میں بہت نمایاں درجہ حاصل ہے حتیٰ کہ تم میں سے خدا کی نظر میں بہتر انسان وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ سلوک کرنے میں بہتر ہے...۔لیکن چونکہ ہر شخص اپنے سلوک کو بزعم خود اچھا قرار دے سکتا ہے اس لئے اس امکانی غلط فہمی کے ازالہ کے لئے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اچھے سلوک کا معیار تمہارا کوئی خود تراشیدہ قانون نہیں ہوگا بلکہ اس معاملہ میں میرے نمونہ کو دیکھا جائے گا۔ کیونکہ خدا کی دی ہوئی توفیق سے میں اپنے اہل کے ساتھ سلوک کرنے میں تم سب سے بہتر ہوں۔

اس ارشاد کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان عورتوں کے ازدواجی حقوق کو اتنے اعلیٰ معیار پر قائم فرما دیا ہے کہ وقتی رنجشوں کو چھوڑ کر جو بعض اوقات اچھے سے اچھے گھر میں بھی ہو جاتی ہیں۔ کوئی شریف بیوی کسی نیک مسلمان کے گھر میں دکھ کی زندگی میں مبتلا نہیں ہو سکتی۔ اور حق یہ ہے کہ اگر عورت کو خاوند کی طرف سے سکھ حاصل ہو تو وہ دنیا کی ہر دوسری تکلیف کو خوشی کے ساتھ برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاتی ہے اور اس سکھ کے مقابلہ میں کسی شریف عورت کے نزدیک دنیا کی کوئی اور نعمت کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ لیکن اگر ایک عورت کے ساتھ اس کے خاوند کا سلوک اچھا نہیں تو خاوند کی دولت بھی اس کے لئے لعنت ہے اور خاوند کی عزت بھی اس کے لئے لعنت ہے اور خاوند کی صحت بھی اس کے لئے لعنت ہے کیونکہ ان چیزوں کی قدر صرف خاوند کی محبت اور گھر

اسوۂ رسول ﷺ

أَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي

حضرت خدیجہ کی یاد

حضرت خدیجہؓ کی زندگی میں بلکہ ان کی وفات کے بعد بھی آپؐ نے کئی سال تک دوسری بیوی نہیں کی اور ہمیشہ محبت اور وفا کے جذبات کے ساتھ حضرت خدیجہؓ کا محبت بھرا سلوک یاد کیا۔ آپؐ کی ساری اولاد جو حضرت خدیجہؓ کے بطن سے تھی اس کی تربیت و پرورش کا خوب لحاظ رکھا۔ نہ صرف ان کے حقوق ادا کئے بلکہ خدیجہؓ کی امانت سمجھ کر ان سے کمال درجہ محبت فرمائی۔

حضرت خدیجہؓ کی بہن ہالہ کی آواز کان میں پڑتے ہی کھڑے ہو کر ان کا استقبال کرتے اور خوش ہو کر فرماتے خدیجہؓ کی بہن ہالہ آئی ہے۔ گھر میں کوئی جانور ذبح ہوتا تو اُس کا گوشت حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں میں بھجوانے کی تاکید فرماتے۔ الغرض آپؐ خدیجہؓ کی وفاؤں کے تذکرے کرتے تھکتے نہ تھے۔

رحیم و کریم

حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ کبھی کوئی درشت کلمہ اپنی زبان پر نہ لائے۔ نیز فرماتی ہیں کہ آپؐ تمام لوگوں سے زیادہ نرم خو تھے اور سب سے زیادہ کریم۔ عام آدمیوں کی طرح بلا تکلف گھر میں رہنے والے، آپؐ نے منہ پر کبھی تیوری نہیں چڑھائی ہمیشہ مسکراتے ہی رہتے تھے۔ حضرت عائشہؓ کا یہ بھی بیان ہے کہ اپنی ساری زندگی میں آنحضرتؐ نے اپنے کسی خادم یا بیوی پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔ (شمائل الترمذی باب فی خلق رسول اللہ)

(از کتاب شمائل محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

(جاری از صفحہ 5) کی سکینت کے میدان میں ہی پیدا ہوتی ہے۔ پس اس بات میں ذرہ بھر بھی شک کی گنجائش نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مبارک ارشاد گھروں کی چار دیواری کو جنت بنا دینے کے لئے کافی ہے۔ بشرطیکہ عورت بھی خاوند کی فرمانبردار اس کی محبت کی قدردان ہو۔ اور پھر خاوند بیوی کے اس اتحاد کا اثر لازماً ان کی اولاد پر بھی پڑتا ہے۔ اور اس طرح آج کی برکت گویا ایک دائمی برکت کا پیش خیمہ بن جاتی ہے۔

یہ وہ سبق ہے جو ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل اس ملک میں اور اس قوم کے درمیان رہتے ہوئے دیا جس میں عورت عموماً ایک جانور سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی تھی اور پھر اس حکم کو دو ایسی باتوں کے ساتھ مربوط کر دیا جن کے بلند معیار تک آج کی بظاہر ترقی یافتہ اقوام بھی نہیں پہنچ سکیں اور نہ کبھی پہنچ سکیں گی۔ کیونکہ ان دو باتوں کے ساتھ مل کر عورت کے ساتھ حسن سلوک کا حکم اس ارفع مقام کو حاصل کر لیتا ہے جس کے اوپر اس میدان میں کوئی اور بلندی نہیں۔

(از چالیس جواہر پارے)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

شادی بیاہ کی غرض و غایت

قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ شادی کے تین فائدے ہیں:

ایک عفت اور پرہیزگاری۔ دوسری حفظان صحت۔ تیسری اولاد

ہمیں قرآن نے تو یہ تعلیم دی ہے کہ پرہیزگار رہنے کی غرض سے نکاح کرو۔ اور اولاد صالح طلب کرنے کے لئے دعا کرو جیسا کہ وہ اپنی پاک کلام میں فرماتا ہے:

مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ (النساء 25) یعنی چاہئے کہ تمہارا نکاح اس نیت سے ہو کہ تا تم تقویٰ اور پرہیزگاری کے قلعہ میں داخل ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ حیوانات کی طرح محض نطفہ نکالنا ہی تمہارا مطلب ہو۔

(حاشیہ۔ واضح ہو کہ احصان کا لفظ حصن سے مشتق ہے اور حصن قلعہ کو کہتے ہیں اور نکاح کرنے کا نام احصان اس واسطے رکھا گیا کہ اس کے ذریعہ سے انسان عفت کے قلعہ میں داخل ہو جاتا ہے اور بدکاری اور بدنظری سے بچ سکتا ہے اور نیز اولاد ہو کر خاندان بھی ضائع ہونے سے بچ جاتا ہے اور جسم بھی بے اعتدالی سے بچا رہتا ہے پس گویا نکاح ہر یک پہلو سے قلعہ کا حکم رکھتا ہے۔ منہ)

اور محصنین کے لفظ سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ جو شادی نہیں کرتا وہ نہ صرف روحانی آفات میں گرتا ہے بلکہ جسمانی آفات میں بھی مبتلا ہو جاتا ہے سو قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ شادی کے تین فائدے ہیں۔ ایک عفت اور پرہیزگاری۔ دوسری حفظ صحت۔ تیسری اولاد۔ اور پھر ایک اور جگہ فرماتا ہے:

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّى يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ (النور 34) یعنی جو لوگ نکاح کی طاقت نہ رکھیں جو پرہیزگار رہنے کا اصل ذریعہ ہے تو ان کو چاہئے کہ اور تدبیروں سے طلب عفت کریں۔

چنانچہ بخاری اور مسلم کی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو نکاح کرنے پر قادر نہ ہو اس کے لئے پرہیزگار رہنے کے لئے یہ تدبیر ہے کہ وہ روزے رکھا کرے۔

اور حدیث یہ ہے: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ (صحیح مسلم و بخاری) ⟵

اَنَا خَیْرُکُمْ لِاَہْلِیْ

سیرۃ المہدی علیہ السلام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خاوند کے فرائض اور بیویوں سے حسن سلوک کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’فحشاء کے سوا باقی تمام کج خُلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں‘‘ اور فرمایا کہ ’’ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا ہے۔ درحقیقت ہم پر اِتمام نعمت ہے۔ اس کا شکریّہ یہ ہے کہ ہم عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں۔ ایک دفعہ ایک دوست کی درشت مزاجی اور بدزبانی کا ذکر ہوا کہ وہ اپنی بیوی سے (بڑا) سختی سے پیش آتا ہے۔ حضور علیہ السلام اس بات سے (بہت رنجیدہ ہوئے) بہت کبیدہ خاطر ہوئے۔ اور فرمایا ’’ہمارے احباب کو ایسا نہ ہونا چاہئے‘‘۔ پھر تحریر کرنے والے لکھتے ہیں کہ اس کے بعد حضور علیہ السلام بہت دیر تک معاشرت نسواں کے بارے (میں) گفتگو فرماتے رہے۔ اور آخر پر فرمایا کہ ’’میرا یہ حال ہے کہ ایک دفعہ مَیں نے اپنی بیوی پر آوازہ کسا تھا‘‘ (اونچی آواز سے بولے تھے) ’’اور مَیں محسوس کرتا تھا کہ وہ بانگِ بلند دل کے رنج سے ملی ہوئی ہے‘‘۔ (اونچی آواز میں بولے تھے اور خیال کیا کہ شاید اس میں دل کا کوئی رنج بھی شامل ہے) ’’اور بایں ہمہ کوئی دلآزار اور درشت کلمہ منہ سے نہیں نکالا تھا‘‘۔ (اس کے علاوہ کوئی سختی کا کلمہ منہ سے نہیں نکالا تھا لیکن اس کے باوجود بھی) آپ فرماتے ہیں کہ ’’اس کے بعد مَیں بہت دیر تک استغفار کرتا رہا اور بڑے خشوع و خضوع سے نفلیں پڑھیں اور کچھ صدقہ بھی دیا کہ یہ درشتی زوجہ پر کسی پنہانی معصیتِ الٰہی کا نتیجہ ہے۔‘‘ (ماخوذ از ملفوظات جلد دوم صفحہ 1-2)

(بحوالہ: خطبہ جمعہ فرمودہ 19 رمئی 2017ء)

(جاری از صفحہ 7) یعنی اے جوانوں کے گروہ جو کوئی تم میں سے نکاح کی قدرت رکھتا ہو تو چاہئے کہ وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح آنکھوں کو خوب نیچا کر دیتا ہے اور شرم کے اعضاء کو زنا وغیرہ سے بچاتا ہے ورنہ روزہ رکھو کہ وہ خصّی کر دیتا ہے۔

اب ان آیات اور حدیث اور بہت سی اور آیات سے ثابت ہے کہ نکاح سے شہوت رانی غرض نہیں بلکہ بدخیالات اور بدنظری اور بدکاری سے اپنے تئیں بچانا اور نیز حفظ صحت بھی غرض ہے اور پھر نکاح سے ایک اور غرض بھی ہے جس کی طرف قرآن کریم میں یعنی سورۃ الفرقان میں اشارہ ہے اور وہ یہ ہے: وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔ (الفرقان 75)

یعنی مومن وہ ہیں جو یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے خدا ہمیں اپنی بیویوں کے بارے میں اور فرزندوں کے بارے میں دل کی ٹھنڈک عطا کر اور ایسا کر کہ ہماری بیویاں اور ہمارے فرزند نیک بخت ہوں اور ہم ان کے پیشرو ہوں..

مسلمانوں میں نکاح ایک معاہدہ ہے جس میں مرد کی طرف سے مہر اور تعہد نان و نفقہ اور اسلام اور حسن معاشرت شرط ہے اور عورت کی طرف سے عفت اور پاکدامنی اور نیک چلنی اور فرمانبرداری شرائط ضروریہ میں سے ہے۔

(آریہ دھرم۔ روحانی خزائن جلد 10 ص 22)

فرمودات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بحیثیت گھر کے سربراہ مرد کی ذمہ داری

عموماً اب یہ رواج ہو گیا ہے کہ مرد کہتے ہیں کیونکہ ہم پر باہر کی ذمہ داریاں ہیں، ہم کیونکہ اپنے کاروبار میں اپنی ملازمتوں میں مصروف ہیں اس لئے گھر کی طرف توجہ نہیں دے سکتے اور بچوں کی نگرانی کی ساری ذمہ داری عورت کا کام ہے۔تو یاد رکھیں کہ بحیثیت گھر کے سربراہ مرد کی ذمہ داری ہے کہ اپنے گھر کے ماحول پر بھی نظر رکھے، اپنی بیوی کے بھی حقوق ادا کرے اور اپنے بچوں کے بھی حقوق ادا کرے، انہیں بھی وقت دے ان کے ساتھ بھی کچھ وقت صرف کرے چاہے ہفتہ کے دو دن ہی ہوں، ویک اینڈز پر جو ہوتے ہیں۔ انہیں مسجد سے جوڑے، انہیں جماعتی پروگراموں میں لائے، ان کے ساتھ تفریحی پروگرام بنائے، ان کی دلچسپیوں میں حصہ لے تاکہ وہ اپنے مسائل ایک دوست کی طرح آپ کے ساتھ بانٹ سکیں۔ بیوی سے اس کے مسائل اور بچوں کے مسائل کے بارے میں پوچھیں، ان کے حل کرنے کی کوشش کریں۔ پھر ایک سربراہ کی حیثیت آپ کو مل سکتی ہے۔ کیونکہ کسی بھی جگہ کے سربراہ کو اگر اپنے دائرہ اختیار میں اپنے رہنے والوں کے مسائل کا علم نہیں تو وہ تو کامیاب سربراہ نہیں کہلا سکتا۔ اس لئے بہترین نگران وہی ہے جو اپنے ماحول کے مسائل کو بھی جانتا ہو۔ یہ قابل فکر بات ہے کہ آہستہ آہستہ ایسے لوگوں کی تعداد بڑھ رہی ہے جو اپنی ذمہ داریوں سے اپنی نگرانی کے دائرے سے فرار حاصل کرنا چاہتے ہیں یا آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔اور اپنی دنیا میں مست رہ کر زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں۔تو مومن کو، ایک احمدی کو ان باتوں سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہونا چاہئے۔

مؤمن کے لئے تو یہ حکم ہے کہ دنیاداری کی باتیں تو الگ رہیں، دین کی خاطر بھی اگر تمہاری مصروفیات ایسی ہیں، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے تم نے مستقلاً اپنا یہ معمول بنا لیا ہے، یہ روٹین بنا لی ہے کہ اپنے گرد و پیش کی خبر ہی نہیں رکھتے، اپنے بیوی بچوں کے حقوق ادا نہیں کرتے، اپنے ملنے والوں کے حقوق ادا نہیں کرتے، اپنے معاشرے کی ذمہ داریاں نہیں نبھاتے تو یہ بھی غلط ہے۔ اس طرح تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ معیار حاصل کرنے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرو اور بندوں کے حقوق بھی ادا کرو...اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی معنوں میں اپنے حقوق و فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمارے بیوی بچوں کی طرف سے ہمارے لئے تسکین کے سامان پیدا فرمائے اور آنکھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

حضرت سیدہ امۃ السبوح بیگم صاحبہ

حرم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تحریر فرماتی ہیں:

گھریلو امور میں بھرپور تعاون

حضور انور کی زندگی خلافت سے پہلے بھی خدمت دین کے لئے وقف تھی ...سب سے پہلی چیز جس نے حضور کے لئے میرے دل میں قدر پیدا کی وہ یہ کہ کسی معاملہ میں بھی حضور نے کبھی Selfishness (خودغرضی) نہیں دکھائی۔ ہمیشہ ہی باوجود اپنی دینی مصروفیات کے میرا اور بچوں کا اپنی طاقت کے مطابق خیال رکھا...

گھر کے کام میں مدد کرنا

گھانا میں ہمیشہ پانی کی قلت رہی...حضور صبح نماز کے بعد بالٹیوں سے پانی بھرتے۔ جتنا بھی ضروری کام ہوتا، کبھی مجھے یہ نہیں کہا کہ آج میں مصروف ہوں تم خود ہی بھر لو۔ جب کبھی بیمار ہوئی تو کھانا پکانے کی ذمہ داری خود سنبھالتے اور بچوں کو قرآن پاک پڑھانے میں میری پوری مدد فرماتے۔

بچوں کی بیماری کے دوران حضور ایدہ اللہ نے ہر طرح میری مدد فرمائی۔ میٹنگز کے دوران مردوں کے رش کی وجہ سے فیڈرز وغیرہ خود ہی دھو کر دیتے کیونکہ کچن جانے کے لئے اکثر مردوں میں سے گزرنا پڑتا تھا۔

سفر میں بھی خیال رکھنا

1991ء میں ہمارا قادیان جانے کا پروگرام بنا تو...سفر کی ساری تیاری، سارا سامان پیک کرنا، بستر بند کسنا اور ہر قسم کی ضروریات کا خیال رکھنا۔ یہ سب کام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بہت ہمت سے سنبھالے اور سفر و حضر میں میرے ساتھ سب بزرگوں کا بھی خوب خیال رکھا۔

سادہ گھریلو طرزِ زندگی

حضور کی طبیعت میں بہت نفاست مگر سادگی ہے۔ سادہ گھریلو طرز زندگی جو خلافت سے پہلے تھا اب بھی وہی ہے۔ اپنی روٹین میں فرق نہیں آنے دیا۔ آپ کھانے میں کبھی نقص نہیں نکالتے۔ رزق کا ضیاع بالکل پسند نہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ کے خلیفہ بننے کے بعد کی بات ہے کہ ایک بار میری طبیعت بہت خراب تھی۔ سر درد کا شدید دورہ ہوا تھا تو حضور نے پہلے میرے لئے ناشتہ تیار کر کے مجھے دیا۔ پھر اپنا ناشتہ تیار کرنے کے بعد دفتر گئے۔ اب بھی باوجود بے انتہاء مصروف زندگی کے گلدانوں میں پھول لگانا، پودوں کی کانٹ چھانٹ کرنا، ایسے کام کر لیتے ہیں۔

(ماہنامہ تشحیذ الاذہان ستمبر، اکتوبر 2008ء صفحہ 14 تا 22)

❀❀❀

(جاری از صفحہ 9) ٹھنڈی رکھے۔ اللہ کی عبادت کرنے والے ہوں اور نیکیوں پر قائم رہنے والے ہوں اور جب ہمارا اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے کا وقت آئے تو یہ تسلّی ہو کہ ہم اپنے پیچھے نیک اور دیندار اولاد چھوڑے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے۔ (خطبہ جمعہ 2/جولائی 2004ء)

از مکتوبات احمد

حضرت یعقوب علیہ السلام کی دعاؤں کا آخر نتیجہ یہ ہوا کہ باراں برس کے بعد یوسف زندہ نکل آیا!

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مجبی عزیزی اخویم نواب صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔

میں دعا میں مصروف ہوں خدا تعالیٰ جلد تر آپ کے لئے کوئی راہ کھولے دنیا کی مشکلات بھی خدا تعالیٰ کے امتحان ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو اس امتحان سے نجات دے۔ آمین۔

میں اس پر ایمان رکھتا ہوں اور نیز تجربہ بھی کہ آخر دعائیں قبول ہو کر کوئی مخلصی کی راہ پیدا کی جاتی ہے اور کثرت دعاؤں کے ساتھ آسمانوں پر ایک خلق جدید اسباب کا ہوتا ہے یعنی بحکم ربی نئے اسباب پیدا کئے جاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ سچ ہے کہ اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ ؕ جو انقلاب تدبیر سے نہیں ہو سکتا وہ دعا سے ہوتا ہے بااین ہمہ دعا کے ثمرات دیکھنے کیلئے صبر درکار ہے جیسا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی دعاؤں کا آخر نتیجہ یہ ہوا کہ باراں برس کے (بعد☆) یوسف زندہ نکل آیا۔ ایمان میں ایک عجیب برکت ہے جس سے مردہ کام زندہ ہوتے ہیں۔ سو آپ نہایت مردانہ استقامت سے کشائش وقت کا انتظار کریں۔ اللہ تعالیٰ کریم و رحیم ہے اور میری طرف سے والدہ محمود کی طرف سے گھر میں السلام علیکم ضرور کہہ دیں۔

والسلام خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

12/ جنوری 1905ء

ؔ المؤمن: 61

☆ خطوط وحدانی والا لفظ خاکسار مرتب کی طرف سے ہے۔ (عرفانی)

﷽ اَنَا خَیْرُکُمْ لِاَھْلِیْ ﷽

اسلامی تعلیمات کی رو سے ایک عمومی جائزہ

یہ ہے ایک مسلم شوہر!

عورت سے حسن سلوک ایک خلق ہی نہیں بلکہ ایک بہت بڑی تمدنی ضرورت بھی ہے

۞ **باہمی حقوق کا احترام** : میاں بیوی ایک دوسرے کے حقوق کا احترام کریں، جیسے مرد عورتوں پر نگران ہیں اور عورتیں فرمانبردار اور پوشیدہ امور کی حفاظت کرنے والی ہوں۔(سورۃ النساء)

۞ **حسنِ سلوک** : اپنے اہل وعیال سے اچھا سلوک کرو، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے بہتر وہ ہے جس کا اپنے اہل وعیال سے سلوک اچھا ہے''۔(مسلم)

۞ **ایک دوسرے کا لباس بننا** : میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس بنیں، یعنی ایک دوسرے کے لیے باعثِ حسن و آرائش ہوں اور ایک دوسرے کمیوں کی پردہ پوشی کریں۔(سورۃ البقرہ)

۞ **باہمی الفت ومحبت** : میاں بیوی کے درمیان الفت اور محبت ہو، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''تم جو کچھ اپنے آپ کو کھلاتے ہو وہ تمہارے لیے صدقہ ہے۔ جو اپنے بچے کو کھلاتے ہو وہ بھی صدقہ ہے۔ جو بیوی کو کھلاتے ہو وہ بھی صدقہ ہے''۔(صحیح بخاری)

۞ **گھر کے کاموں میں مدد** : شوہر گھر کے کاموں میں بیوی کی مدد کرے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے کاموں میں مدد کرتے تھے۔(صحیح بخاری)

۞ **بیوی کی تکریم** : شوہر بیوی کی تکریم کرے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''مومنین میں سے کامل ترین ایمان اس شخص کا ہے جو ان میں سے بہت زیادہ خوش اخلاق ہو، اور تم میں بہتر وہ شخص ہے جو اپنی عورتوں کے حق میں بہتر ہے''۔(ترمذی)

۞ **بیوی کی خامیوں کو نظرانداز کرنا** : شوہر بیوی کی خامیوں کو نظرانداز کرے اور اس کی خوبیوں کو سراہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''کوئی مسلمان مرد کسی مسلمان عورت سے بغض نہ رکھے، اگر اس کی نظر میں اس عورت کی کوئی خصلت و عادت ناپسندیدہ ہوگی تو کوئی دوسری خصلت و عادت پسندیدہ بھی ہوگی''۔(صحیح مسلم)

۞ **بیوی کی ضروریات کا خیال رکھنا** : شوہر بیوی کی ضروریات کا خیال رکھے، جیسے کھانا، کپڑے اور رہائش۔(ابوداؤد)

۞ **بیوی کی بیماری میں تیمارداری** : شوہر بیوی کی بیماری میں اس کی تیمارداری کرے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کی تیمارداری کرتے تھے۔(صحیح بخاری)

۞ **بیوی کی تفریح کا خیال رکھنا** : شوہر بیوی کی تفریح کا خیال رکھے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کو تفریح کے مواقع فراہم کرتے تھے۔(صحیح بخاری)

۞ **بیوی سے مشورہ کرنا :** شوہر اہم معاملات میں بیوی سے مشورہ کرے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں سے مشورہ کرتے تھے۔(سنن ابوداؤد)

۞ **بیوی کی غلطیوں کو معاف کرنا :** شوہر بیوی کی غلطیوں کو معاف کرے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کی غلطیوں کو معاف کرتے تھے۔(سورۃ التغابن)

۞ **بیوی کی تعریف کرنا :** شوہر بیوی کی تعریف کرے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کی تعریف کرتے تھے۔(سنن ترمذی)

۞ **بیوی کے رشتہ داروں کا احترام کرنا :** شوہر بیوی کے رشتہ داروں کا احترام کرے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے رشتہ داروں کا احترام کرتے تھے۔(بخاری)

۞ **بیوی کے ساتھ نرمی سے پیش آنا :** شوہر بیوی کے ساتھ نرمی سے پیش آئے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے ساتھ نرمی سے پیش آتے تھے۔(صحیح مسلم)

۞ **بیوی کو مارنے سے گریز کرنا :** جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں کوئی شخص اپنی بیوی کو غلاموں کی طرح نہ مارے کہ پھر دن کے آخری حصہ میں اس سے ہمبستر ہوگا“۔(سنن ابوداؤد)

۞ **بیوی کے ساتھ وقت گزارنا :** شوہر بیوی کے ساتھ وقت گزارے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے ساتھ وقت گزارتے تھے۔(صحیح بخاری)

۞ **بیوی کی بات سننا :** شوہر بیوی کی بات سنے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کی بات سنتے تھے۔(سنن ابوداؤد)

۞ **بیوی کی رائے کا احترام کرنا :** شوہر بیوی کی رائے کا احترام کرے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کی رائے کا احترام کرتے تھے۔(سنن ابوداؤد)

۞ **بیوی کے ساتھ وفادار رہنا :** شوہر بیوی کے ساتھ وفادار رہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے ساتھ وفادار تھے۔(سورۃ النساء)

۞ **بیوی کے ساتھ ایماندار رہنا :** شوہر بیوی کے ساتھ ایماندار رہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے ساتھ ایماندار تھے۔(سورۃ الاحزاب)

۞ **بیوی کے ساتھ صبر سے کام لینا :** شوہر بیوی کے ساتھ صبر سے کام لے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے ساتھ صبر سے کام لیتے تھے۔(سورۃ الشوریٰ)

۞ **بیوی کے ساتھ شکر گزار رہنا :** شوہر بیوی کے ساتھ شکر گزار رہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے ساتھ شکر گزار تھے۔(سورۃ ابراہیم)

۞ **بیوی کے حق میں دعا کرنا :** شوہر بیوی کے ساتھ دعا کرے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے ساتھ دعا کرتے تھے۔(سورۃ الفرقان)

(مرسلہ: سید کلیم احمد عجب شیر)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ”**خاوند عورت کے لئے اللہ تعالیٰ کا مظہر ہوتا ہے!**“ (ملفوظات جلد2 ص201)

ہمارا گھر ہو مِثْلِ باغِ جَنَّتْ

منظوم کلام سیدنا حضرت مصلح موعودؓ

عطا کر جاہ و عِزّت دو جہاں میں	مِلے عَظمتُ زمین و آسماں میں
بنیں ہم بُلبُلِ بُستانِ احمدؐ	رہے بَرَکتُ ہمارے آشیاں میں
ہمارا گھر ہو مِثْلِ باغِ جَنَّتْ	ہوآبادی ہمیشہ اِس مَکاں میں
ہماری نَسْل کو یارب بڑھادے	ہمیں آباد کر کَوْن و مکاں میں
ہماری بات میں بَرَکتُ ہو ایسی	کہ ڈالے رُوح مُردۂ اُسْتَخواں میں
الٰہی ! نُور تیرا جاگزیں ہو	زباں میں ،سینہ میں ،دِل میں ،دَہاں میں
غم و رَنْج و مُصیبت سے بچا کر	ہمیشہ رکھ ہمیں اپنی اَماں میں
بنیں ہم سب کے سب خُدّامِ احمدؐ	کلامُ اللہ پھیلائیں جہاں میں
عطا کر عُمر و صحّت ہم کو یارب	ہمیں مَت ڈال پیارے اِمتحاں میں
یہ ہوں میری دُعائیں ساری مَقْبُول	مِلے عِزّت ہمیں دونوں جہاں میں
تِرا وُہ فَضْل ہو نازِل الٰہی	کہ ہو یہ شور ہر کون و مکاں میں
خُدا نے ہم کو دی ہے کامرانی	فَسُبْحَانَ الَّذِيْ اَوْفَى الْاَمَانِيْ

میری جماعت میں سے نہیں ہے!

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: جو شخص اپنی اہلیہ اور اُس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے... ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ (کشتی نوح/ روحانی خزائن جلد 19 ص 19)

نکاح اور دعا

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ

(از نکاح خطبہ بیان فرمودہ 25/دسمبر 1911ء ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے)

نکاح

ایک ایسا معاملہ ہے کہ جس میں انسان کا تعلق ایک اور وجود کے ساتھ ہوتا ہے اور انسان اپنی کم علمی کی وجہ سے نہیں جان سکتا کہ یہ تعلق مفید اور بابرکت ہوگا یا نہیں۔ بعض اوقات بڑے بڑے مشکلات پیش آجاتے ہیں یہاں تک کہ انسان کی زندگی تلخ ہوجاتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا ہی احسان فرمایا ہے کہ ہم کو ایسی راہ بتائی ہے کہ ہم اگر اس پر عمل کریں تو انشاء اللہ نکاح ضرور سکھ کا موجب ہوگا اور جو غرض اور مقصود قرآن مجید میں نکاح سے بتایا گیا ہے کہ وہ تسکین اور مودۃ کا باعث ہو، وہ پیدا ہوتی ہے۔

سب سے پہلی تدبیر

یہ بتائی کہ نکاح کی غرض ذات 'الدین' ہو۔ حسن و جمال کی فریفتگی یا مال و دولت کا حصول یا محض اعلیٰ حسب ونسب اس کے محرکات نہ ہوں۔ پہلے نیت نیک ہو۔ پھر اس کے بعد دوسرا کام یہ ہے کہ نکاح سے پہلے بہت استخارہ کرو اور دعائیں کرو۔ دعاؤں اور استخاروں کے بعد جب نکاح کا موقع آتا ہے تو جو خطبہ اس وقت پڑھا جاتا ہے...

اس خطبہ میں بھی اس امر کی طرف متوجہ کیا ہے کہ ان دعاؤں سے کام لے اور اپنے اعمال و افعال کے انجام کو سوچے اور غور کرے۔ پھر نکاح کی مبارکباد کے موقع پر بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا سکھائی:

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ
وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ

(جامع ترمذی کتاب النکاح باب ماجاء للتزوج)

یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے اور تم دونوں پر برکت نازل کرے اور تم دونوں کو نیکی پر جمع کرے۔

پھر مباشرت کے وقت بھی دعا سکھائی۔ ایسے وقت میں کہ انسان جوش میں بے خود ہوتا ہے اس وقت میں بھی دعا کی طرف متوجہ کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال کی دلیل ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ سے کتنا عظیم تعلق ہے۔

یہ بات ہر شخص نہیں سمجھ سکتا۔ اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طہارت قلب اور باخدا زندگی کا پتہ لگتا ہے۔ ایسے وقت میں کہ انسان کی شہوانی قوتیں ہیجان میں ہوں اسے خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ کرنا معمولی امر نہیں ہوسکتا۔ مگر آپ نے حکم دیا کہ اس وقت انسان دعا کرے:

بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبۡنَا الشَّیۡطَانَ
وَجَنِّبِ الشَّیۡطَانَ مَا رَزَقۡتَنَا

(بخاری کتاب الدعوت باب مایقول اذا اتی اھلہ)

اللہ کے نام سے یا اللہ! ہم کو شیطان سے دور رکھ اور اس وجود کو بھی شیطان سے بچائیو جو تو نے ہم کو عطا کیا۔ یعنی اس تعلق سے جو اولاد پیدا ہو اس کو بھی شیطان سے محفوظ رکھیو۔

اس دعا میں عجیب فلسفہ ہے

موجودہ دنیا میں یہ طبی انکشاف ہوا ہے کہ جماع کے وقت بلکہ اس سے بھی پہلے ایک سال تک کے خیالات کا اثر بچے پر ہوتا ہے۔ مگر دیکھو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر کیسی دور تک گئی ہے۔ آپ نے نکاح کے پاک تعلق سے بھی پہلے ایسی تربیت شروع کی کہ دعاؤں میں انسان نشوونما پائے۔

اب جس شخص نے دعاؤں اور استخاروں کے بعد نکاح کیا اس کے خیالات اور ارادوں کی کیفیت معلوم ہو سکتی ہے۔ پھر جب جماع کے وقت وہ شیطان سے محفوظ رہنے کی دعا کرے گا تو تم سوچو کہ بچے میں ان کا کیسا پاک اثر پڑے گا۔ اور پھر جس تربیت کے نیچے بچے کو آئندہ رکھا جاتا ہے وہ جدا امر ہے۔

غرض انسان دعاؤں سے بہت کام لے

اگر کسی شخص سے یہ کوتاہی ہو گئی ہو کہ کوئی اس طریق پر نکاح نہ کر سکا ہو اور اسے دعاؤں کا یہ موقع نہ رہا ہو تو پھر بھی گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ اس کے لئے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک احسان ہم پر کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ایسے لوگ سچے دل سے یہ پڑھیں:

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ
اَللّٰھُمَّ اَجِرۡنِیۡ فِیۡ مُصِیۡبَتِیۡ وَاخۡلُفۡ لِیۡ خَیۡرًا مِّنۡھَا

(جامع مسلم کتاب الجنائز)

(میرا ایمان ہے اگر کوئی شخص سچے دل سے یہ دعا پڑھے اور استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ ان غلطیوں کے برے نتائج سے اسے محفوظ رکھے گا۔ غرض نکاح میں ان امور کو مدنظر رکھو اور ضرور رکھو۔ ان باتوں کو دوسرے لوگوں تک پہنچا دو۔

(از خطبات نور/ص 518-520)

بچوں کی تربیت کے لئے... بچوں کی ماؤں کی عزت کریں!

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’بعض دفعہ جب ایک انسان بچوں کے سامنے اپنی بیوی سے بدسلوکی کر رہا ہوگا، اس کی بے عزتی کر رہا ہوگا تو عزت قائم نہیں رہ سکتی۔ اس لئے ماؤں کی عزت قائم کروانے کے لئے اور بچوں کی تربیت کے لئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی بیویوں کی، اپنے بچوں کی ماؤں کی عزت کریں۔‘‘ (از خطبہ جمعہ فرمودہ 13/ اکتوبر 2006ء)

تقویٰ کی جڑ خدا کے لئے خاکساری ہے　　عفّت جو شرط دیں ہے وہ تقویٰ میں ساری ہے　　(درثمین)

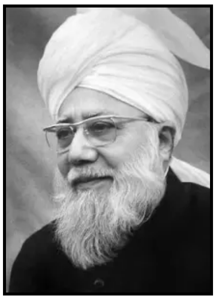

عورت اور مرد کے مساوی درجہ اور مساوی حقوق

آیاتِ قرآنی کے لحاظ سے ایک ایمان افروز جائزہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ

دورہ جرمنی کے دوران بمقام فرینکفرٹ ایک پریس کانفرس میں ایک صحافی کے سوال کے جواب میں
حضورؒ نے اپنے ہاتھ میں قرآن مجید اُٹھاتے ہوئے فرمایا:

اس کتاب میں یہی لکھا ہے کہ عورتیں وہی حقوق رکھتی ہیں، جو مردوں کے ہیں۔
انسان ہونے اور انسانی حقوق رکھنے میں قرآن نے مردوں اور عورتوں میں کوئی امتیاز نہیں کیا
بلکہ انہیں اس لحاظ سے مساوی درجہ دیا ہے۔ (دورہ مغرب 1400 ہجری ص51)

حضورؒ نے مسجد نور فرینکفرٹ میں
خطبہ جمعہ دیتے ہوئے فرمایا:

جب میں نے مردوں اور عورتوں کے مساوی حقوق وفرائض کی روشنی میں قرآنی آیات کا جائزہ لیا تو میں نے دیکھا کہ قرآن مجید کی ایسی آیات جن میں اللہ تعالیٰ نے **الناس** کہہ کر یعنی مردوں اور عورتوں کو ایک ساتھ مخاطب کر کے احکام دیتے ہیں ان کی تعداد 227 ہے۔

اسی طرح انسان اور الناس کہہ کر جن آیات میں مردوں اور عورتوں کو ایک ساتھ مخاطب کیا گیا ہے ان کی تعداد علی الترتیب 61، اور 67 ہے۔ اب رہیں وہ آیات جن میں عورتوں کے جسمانی طور پر مختلف حالات کے پیش نظر صرف عورتوں کو مخاطب کر کے صرف انہیں احکام دیئے گئے ہیں۔ یا ان کے بعض زائد حقوق کا ذکر کیا گیا ہے سو ان کی تعداد 49 ہے۔

اس کے بالمقابل جن آیات میں صرف مردوں کا ذکر ہے وہ صرف گیارہ (11) ہیں۔ اس جائزہ سے بھی ظاہر ہے کہ جسمانی تفاوت کے سوا قرآن مجید میں جتنے بھی احکام دیے گئے ہیں وہ مردوں اور عورتوں کو اکٹھا مخاطب کر کے دیئے گئے ہیں اور دونوں ان میں برابر کے شریک ہیں بلحاظ احکام اور بلحاظ حقوق وفرائض خدا تعالےٰ نے دونوں میں کوئی تفریق نہیں برتی ہے۔ (دورہ مغرب 1400 ہجری/ص84)

وہ رحمتِ عالم آتا ہے تیرا حامی ہو جاتا ہے
تو بھی انساں کہلاتی ہے، سب حق تیرے دلواتا ہے
بھیج درود اس مُحسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار (از درعدن)

بچوں کی صحت
اور
روحانی بیماریوں کا علاج

حضرت مصلح موعودؓ

''بچہ کو صاف رکھا جائے۔۔۔بچہ میں پہلے گناہ غلاظت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ جب بچہ کا اندام نہانی صاف نہ ہو تو بچہ اسے کھجلاتا ہے۔ اِس سے وہ مزا محسوس کرتا اور اس طرح اُسے شہوانی قوت کا احساس ہو جاتا ہے۔ اگر بچہ کو صاف رکھا جائے اور جوں جوں وہ بڑا ہو اُسے بتایا جائے کہ ان مقامات کو صفائی کے لئے دھونا ضروری ہوتا ہے، تو وہ شہوانی بُرائیوں سے بہت حد تک محفوظ رہ سکتا ہے۔ یہ تربیت بھی پہلے دن سے شروع ہونی چاہئے۔

غذا بچہ کو وقت مقررہ پر دینی چاہئے۔ اس سے بچہ میں یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ خواہشات کو دبا سکتا ہے اور اس طرح بہت سے گناہوں سے بچ سکتا ہے۔ چوری، لوٹ کھسوٹ وغیرہ بہت سی برائیاں خواہشات کو نہ دبانے کی وجہ سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ کیونکہ ایسے انسان میں جذبات پر قابو رکھنے کی طاقت نہیں ہوتی۔ اور اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جب بچہ رویا ماں نے اسی وقت دودھ دے دیا۔ ایسا نہیں کرنا چاہئے بلکہ مقررہ وقت پر دودھ دینا چاہئے۔ اور بڑی عمر کے بچوں میں یہ عادت ڈالنی چاہئے کہ وقت پر کھانا دیا جائے۔ اس سے یہ صفات پیدا ہوتی ہیں۔۔۔

(۱) پابندی وقت کا احساس (۲) خواہش کو دبانا (۳) صحت (۴) مل کر کام کرنیکی عادت ہوتی ہے۔ کیونکہ ایسے بچوں میں خودغرضی اور نفسانیت نہ ہوگی۔ جبکہ وہ سب کے سب ساتھ مل کر کھانا کھائیں گے۔ (۵) اسراف کی عادت نہ ہوگی۔ جو بچہ ہر وقت کھانے کی چیزیں لیتا رہتا ہے وہ ان میں سے کچھ ضائع کریگا، کچھ کھائیگا لیکن اگر مقررہ وقت پر مقررہ مقدار میں اسے کھانے کی چیز دی جائیگی تو وہ اس میں سے کچھ ضائع نہیں

کریگا۔ پس اس طرح بچہ میں تھوڑی چیز استعمال کرنے اور اسی سے خواہش کے پورا کرنے کی عادت ہوگی (٦) لالچ کا مقابلہ کرنے کی عادت ہوگی۔ مثلاً بازار میں چلتے ہوئے بچہ ایک چیز دیکھ کر کہتا ہے۔ یہ لینی ہے۔ اگر اُس وقت اُسے نہ لیکر دی جائے تو وہ اپنی خواہش کو دبا لیگا..

قِسم قِسم کی خوراک دی جائے، گوشت، ترکاریاں اور پھل دیئے جائیں کیونکہ غذاؤں سے بھی مختلف اقسام کے اخلاق پیدا ہوتے ہیں... ہاں بچپن میں گوشت کم اور ترکاریاں زیادہ ہونی چاہئیں۔ کیونکہ گوشت ہیجان پیدا کرتا ہے اور بچپن کے زمانہ میں ہیجان کم ہونا چاہئے...

بچہ سے زیادہ پیار بھی نہیں کرنا چاہئے۔ زیادہ چومنے چاٹنے کی عادت سے بہت سی بُرائیاں بچہ میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جس مجلس میں وہ جاتا ہے اس کی خواہش ہوتی ہے کہ لوگ پیار کریں۔ اس سے اس میں اخلاقی کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں..

بیماری میں بچہ کے متعلق بہت احتیاط کرنی چاہئے کیونکہ بُزدلی، خودغرضی، چڑچڑاہٹ جذبات پر قابو نہ ہونا اس قسم کی بُرائیاں اکثر لمبی بیماری کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہیں... بچوں کو ڈراؤنی کہانیاں نہیں سُنانی چاہئیں۔ اِس سے اُن میں بُزدلی پیدا ہو جاتی ہے... بچہ میں ضِد کی عادت نہیں پیدا ہونے دینی چاہئے۔ اگر بچہ کسی بات پر ضد کرے تو اسکا علاج یہ ہے کہ کسی اور کام میں اُسے لگا دیا جائے۔ بچوں کو علیحدہ بیٹھ کر کھیلنے سے روکنا چاہئے۔ ننگا ہونے سے روکنا چاہئے... بچہ کی ورزش کا بھی اور اُسے جفاکش بنانے کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ کیونکہ یہ بات دنیوی ترقی اور اصلاحِ نفس دونوں میں یکساں طور پر مفید ہے۔'' (ماخوذ از منہاج الطالبین ص 58-65)

Ideal Couple

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عائلی زندگی کے بارے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''میں نے اپنے ہوش میں نہ کبھی حضور علیہ السلام کو حضرت ام المومنین سے ناراض دیکھا نہ سنا بلکہ ہمیشہ وہ حالت دیکھی جو ایک ideal جوڑے کی ہونی چاہیے۔''

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ مرتبہ حضرت شیخ محمود احمد عرفانی و شیخ یعقوب علی عرفانیؓ صفحہ 231)

کیا شادی کے بعد لڑکیاں اپنا نام بدل کر خاوند کے نام کے ساتھ ملا کر رکھ سکتی ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

کوئی حرج نہیں ہے۔ رکھ لیتی ہیں تو کیا ہو گیا؟ اب ان کی جو پہچان ہے سرکاری کاغذوں میں، تو مجبوری ہے۔ بعض دفعہ سرکاری کاغذوں میں ایک نام مثلاً عطیہ بابر کسی نے اپنے باپ کے نام سے نام رکھا ہوا ہے۔ تو جب اس کی شادی ہو جائے گی، اس کی رجسٹریشن ہو جائے گی تو رجسٹریشن میں، اس کے نکاح فارم یا سرکاری کاغذوں میں اس کا نام عطیہ مبشر کے نام سے اگر آ جائے گا، بابر کی جگہ مبشر آ جائے گا تو اس میں کیا حرج ہے؟ کوئی حرج نہیں اس میں۔ اسلام میں اس کی بالکل اجازت ہے کہ خاوند کے نام سے نام رکھ لیا جائے۔ اصل نام اس کا عطیہ ہے۔ دوسرا نام تو پہچان کے لیے رکھا ہوا ہے، پہلے باپ اس کی پہچان تھا اب شادی کے بعد خاوند اس کی پہچان ہو گیا۔ **بلکہ اچھی بات ہے جو خاوند کی پہچان کے ساتھ نام رکھیں گے تو خاوند کو اپنی بیوی کی عزت کا خیال رہے گا اور بیوی کو اپنے خاوند کی عزت کا خیال رہے گا۔ اور دونوں میں اس سے پیار اور تعلق زیادہ قائم ہوگا۔ اس لیے خاوند کے نام سے نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔**

(بحوالہ: الفضل انٹرنیشنل 21/اگست 2021ء)

مومن کا وعدہ ایسا ہے کہ گویا ہتھیلی میں آ گیا

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

ایک خادم نے مسجد میں ادائیگی کے لئے ایک بڑی رقم کا وعدہ کیا تھا جس میں ایک حصہ ان کی اہلیہ کی طرف سے تھا۔ لیکن بدقسمتی سے اس جوڑے کی علیحدہ ہو گئی۔ اور وعدہ جات کے سلسلہ میں جب ان سے رابطہ کیا گیا تو اس خادم کے والد نے کہا کہ اس خاتون سے علیحدگی ہو گئی ہے اس لئے وہ اپنا حصہ خود ادا کرے گی۔ لیکن اِس نوجوان نے کہا نہیں، کیونکہ میں نے اس کی طرف سے وعدہ کیا تھا اس لئے علیحدگی کے باوجود

مَیں ہی یہ وعدہ پورا کروں گا اور مکمل ادائیگی کر دی۔

کہیں تو ایسے لوگ ہمیں نظر آتے ہیں جو عورت کے جائز حق بھی نہیں دیتے اور قضا کے فیصلے نہ ماننے کی وجہ سے بعض دفعہ ان کو تعزیر ہو جاتی ہے حالانکہ وہ ان کا فرض ہوتا ہے اور عورت کا حق ہوتا ہے۔ اور کہیں ایسے ہیں جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ علیحدگی کے باوجود وعدے پورے کر رہے ہیں اور حقیقت میں یہی لوگ ہیں جو مومن کہلانے کے مستحق ہیں۔

(خطبہ جمعہ 13 رمئی 2016ء)

غیروں کی طرف سے پیش کرنے والا کھانا

ایک خاتون نے دریافت کیا کہ دیوالی پر ہندوؤں کی طرف سے جو کھانے آتے ہیں، کچھ لوگ تو یہ بتا کر جاتے ہیں کہ وہ پوجا سے الگ رکھ کر یہ کھانا دے رہے ہیں اور بعض کچھ بتائے بغیر ڈبہ پکڑا کر چلے جاتے ہیں۔ کیا ہم یہ کھانا کھا سکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

جو کھانا حلال اشیاء سے صاف ستھرے برتنوں میں حفظان صحت کے اصولوں پر تیار ہوا ہو اور اس میں **شرک کی کوئی ملونی نہ ہو تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔** ایسے معاملات میں زیادہ باریکیوں میں پڑنا بھی پسندیدہ بات نہیں۔ البتہ ایسا کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لی جائے تا کہ اگر اس کھانے میں کوئی کمی بیشی ہو تو اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت سے اس کا مداوا ہو جائے۔ صرف وہم کی بناء پر بلا وجہ کسی کی دل شکنی سے بھی اسلام نے منع فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہندوؤں کے ہاں سے آنے والا کھانا کھا لیا کرتے تھے اور ان کے ہاں سے تحفہ کے طور پر آنے والی شیرینی وغیرہ بھی قبول فرما لیتے اور کھا بھی لیتے تھے۔ چنانچہ ایک شخص کے سوال پر کہ کیا ہندوؤں کے ہاتھ کا کھانا درست ہے؟ آپ نے فرمایا۔

’’شریعت نے اس کو مباح رکھا ہے۔ ایسی پابندیوں پر شریعت نے زور نہیں دیا بلکہ شریعت نے تو قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا پر زور دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آرمینیوں کے ہاتھ کی بنی ہوئی چیزیں کھا لیتے تھے اور بغیر اس کے گذارہ بھی تو نہیں ہوتا۔‘‘ (الحکم نمبر 19 جلد 8، صفحہ 3)

(بحوالہ: روزنامہ الفضل 19 راگست 2022ء)

''تمہاری آنکھوں سے آنسو گرتا کوئی نہ دیکھے''

اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں تو اس کا اظہار بھی کرنا چاہیے!

حضرت چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ

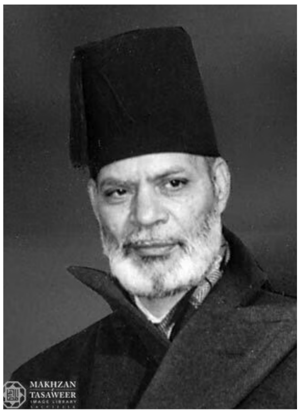

حضرت چودھری سر محمد ظفر اللہ خان نے وفات سے چار پانچ روز قبل اپنی بیٹی امتہ الحیٔ کو جو کہ قریب ہی کھڑی رہتی تھی فرمایا: ''بیٹی! میری خواہش ہے کہ میں تمہارے بہت قریب لگ کر بیٹھ جاؤں''۔ بیٹی نے کہا ''ابا میرا یہ مقام کہاں کہ آپ میرے قریب لگ کر بیٹھیں آپ حکم فرمائیں کہ میں آپ کے قریب لگ جاؤں۔ تو ہاتھ سے اشارہ کر کے بلایا۔ امتہ الحی نے سینہ پر سر کو رکھ دیا تو باباجی نے انتہائی پیار سے فرمایا: ''بیٹی تم نے اپنی پوری کوشش کر لی''۔ امتہ الحی: ''جی ابا'' باباجی: ''بیٹی نتیجہ تمہاری خواہش کے مطابق تو نہیں نکل رہا''۔ امتہ الحی: ''جی آیا، آپ کی حالت تو خراب ہو رہی ہے؟''۔ فرمایا ''تو پھر اب کیا کرنا چاہئیے''۔ عرض کیا: ''اللہ تعالیٰ کے حضور آپ بھی دعا کریں۔ میں بھی دعا کرتی ہوں''۔ فرمایا: ''دیکھو! تمہارے بالوں کی ایک لٹ بھی بکھری ہوئی نہ ہو۔ تم جیسا لباس پہنتی ہو اگر اس سے بہتر نہیں تو ویسا ضرور پہننا۔ تمہاری آنکھوں سے آنسو گرتا کوئی نہ دیکھے کہ ہم جب کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں تو اس کا اظہار بھی کرنا چاہیے''۔

(ماہنامہ انصاراللہ ربوہ۔ نومبر، دسمبر 1985ء)

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''معوذتین کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگو، کسی پناہ مانگنے والے کیلئے ان دو سورتوں سے بہتر کوئی سورۃ نہیں'' (ابوداؤد)

طالب دعا:

پروفیسر ڈاکٹر کے ایس انصاری سابق امیر و قاضی جماعت احمدیہ حیدرآباد،

سابق پرنسپل گورنمنٹ نظامیہ طبی کالج حیدرآباد، سابق میڈیکل سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ نظامیہ جنرل ہسپتال حیدرآباد، سابق ایکسپرٹ جموں کشمیر پبلک سروس کمیشن

ANSARI CLINIC UNANI MANZIL, MAHDIPATNAM, HYDERABAD, TELANGANA

انصاری کلینک یونانی منزل، مہدی پٹنم، حیدرآباد

✆:98490005318

تاریخ کے جھروکے سے

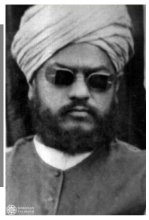

عَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ

عبد اللہ آتھم سے مناظرہ کے وقت شدت کام کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طبیعت سر درد کی تکلیف سے ناساز تھی تو حضرت منشی عبد الحق صاحب نے از راہ کمال محبت و رسم دوستی صحت کے بارہ میں دریافت کرنے کے بعد عرض کی کہ مقوی غذا صحت جسمانی کے لئے استعمال کرنا ضروری ہے۔ اور اس کا خاص اہتمام ہونا چاہیے اور روزانہ تیار ہونی چاہئیے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: ہاں بات تو درست ہے اور ہم نے کبھی کبھی کہا بھی ہے مگر عورتیں کچھ اپنے ہی دھندوں میں ایسی مصروف ہوتی ہیں کہ اور باتوں کی چنداں پرواہ نہیں کرتیں۔

اس پر منشی صاحب نے کہا: جی حضرت، آپ ڈانٹ ڈپٹ کے نہیں کہتے اور رعب پیدا نہیں کرتے۔ میرے کھانے کا خاص اہتمام ہوتا ہے اور کیا مجال ہے جو میرا حکم مل جائے۔ ورنہ ہم دوسری طرح خبر نہ لے لیں۔"

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے فوراً ہاں میں ہاں ملائی اور کہا کہ حضور کو بھی چاہیے کہ درشتی سے یہ امر منوائیں۔ اس پر حضرت صاحب نے فرمایا:

ہمارے دوستوں کو تو ایسے اخلاق سے پرہیز کرنا چاہئیے۔

اور گفتگو کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

لو میرا یہ حال ہے کہ ایک دفعہ میں نے اپنی بیوی پر آوازہ کسا تھا اور میں محسوس کرتا تھا کہ وہ بانگ بلند دل کے رنج سے ملی ہوئی ہے اور بائیں ہمہ کوئی دل آزار اور درشت کلمہ منہ سے نہیں نکالا تھا۔

اس کے بعد میں دیر تک استغفار کرتا رہا اور بڑے خشوع و خضوع سے نفلیں پڑھیں اور کچھ صدقہ بھی دیا کہ یہ درشتی زوجہ پر کسی پنہانی معصیت کا نتیجہ ہے۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام،
مؤلفہٗ: حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی۔ ص 14-16)

ارشاد نبوی رضی اللہ عنہا: أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ خُلُقًا

(ایمان میں سب سے کامل مومن وہ ہے جو سب سے بہتر اخلاق والا ہو،

اور تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اخلاق میں اپنی عورتوں کے حق میں سب سے بہتر ہو) (ترمذی)

K.Saleem Ahmad	City Hardware Store 89 Station Road Radhanagar Chrompet Chennai - 600044	Ph. 9003254723 email: ksaleemahmed.city@gmail.com

عورت یعنی ٹیڑھی پسلی کی عجیب وغریب پیداوار

❁ مختصر کلام میں وسیع معانی ❁

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اےؓ کے ایک مضمون کے بعض حصص پیش خدمت ہیں۔(ادارہ)

اس وقت میں نہایت اختصار کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک قول کا ذکر کرتا ہوں جو آپ نے بنی نوع انسان کی صنف نازک یعنی عورت کے متعلق ارشاد فرمایا ہے اور اس کے ساتھ ہی میں مختصر طور پر آپ کی بعض دوسری حدیثوں پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ کے اس سلوک کا بھی ذکر کروں گا جو آپ نے جذباتی رنگ میں اس صنف لطیف کے ساتھ فرمایا۔

عورت کی فطرت کا نقشہ کھینچتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا، فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا

یعنی عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو کیونکہ عورتیں ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہیں۔یعنی ان کی فطرت میں کسی قدر ٹیڑھا پن رکھا گیا ہے اور ایک ٹیڑھی چیز کا سب سے اونچا حصہ وہی ہوتا ہے جو سب سے زیادہ ٹیڑھا ہوتا ہے۔اس صورت میں اگر تم اس کے اس ٹیڑھے پن کو سیدھا کرنے کے درپے رہو گے تو چونکہ یہ کجی عورت کی فطرت کا حصہ ہے، تم اسے سیدھا تو نہیں کر سکو گے البتہ اسے توڑ کر ضرور رکھ دو گے۔اور اگر تم اسے بالکل ہی اس کی حالت پر چھوڑ دو گے تو ظاہر ہے کہ وہ ہر حال میں ٹیڑھی ہی رہے گی۔

ان حالات میں میری تمہیں یہ نصیحت ہے کہ عورتوں کے اس ٹیڑھے پن کی قدر و قیمت کو سمجھو اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور اگر ان کا ٹیڑھا پن حد اعتدال سے بڑھنے لگے تو اس کی مناسب طور پر اصلاح کرو‘‘

لطیف مضمون

اب غور کرو کہ یہ ایک کیسا لطیف مضمون ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان مختصر مگر عجیب،وغریب الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ ’’عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہوئی ہے‘‘ ظاہر ہے کہ اس جگہ پیدا ہونے سے یہ مراد نہیں کہ جس طرح ماں باپ سے بچہ پیدا ہوتا ہے، اس طرح عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہوئی ہے بلکہ عربی محاورہ کے مطابق اس سے یہ مراد ہے کہ عورت کی فطرت میں ٹیڑھا پن داخل ہے جو اس سے جدا نہیں ہوسکتا۔ مراد یہ کہ عورت کی فطرت میں بعض طبعی کجیاں پائی جاتی ہیں جو اس کی طبیعت کا حصہ اور اس کے ساتھ لازم وملزوم کے طور پر لگی ہوئی ہیں اور اس سے جدا نہیں ہوسکتیں۔

ملوک الکلام

مگر اسی پر بس نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد ایک اور عجیب وغریب فقرہ فرماتے ہیں … یہ نہ سمجھو کہ عورت کا یہ ٹیڑھا پن ایک نقص یا کمزوری ہے بلکہ اس کی یہ فطری کجی دراصل اس کے اندر ایک حسن اور خوبی کے طور پر رکھی گئی ہے اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ جس طرح کہ ایک ٹیڑھی چیز کا سب سے زیادہ ٹیڑھا حصہ ہی سب سے زیادہ اونچا ہوا کرتا ہے … اسی طرح جو کجی عورت کی فطرت میں رکھی گئی ہے وہ دراصل عورت کا مخصوص کمال اور اس کی انثیت (یعنی عورت پن) کے حسن کا بہترین حصہ ہے اور یہ مخصوص ''ٹیڑھا پن'' جتنا جتنا کسی عورت میں زیادہ ہوگا اتنا اتنا ہی وہ اپنی انثیت یعنی جوہر نسوانی میں کامل سمجھی جائے گی۔ یہ وہ ابلغ اور ارفع فلسفہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان مختصر الفاظ میں جو اوپر درج کئے گئے ہیں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔

صنف نازک کا کمال

اگر اس جگہ کسی شخص کے دل میں یہ سوال پیدا ہو کہ عورت کے اس ٹیڑھے پن سے وہ کونسی چیز مراد ہے جو اس کی انثیت کا کمال قرار دی گئی ہے تو ہر عقلمند انسان آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ اس ٹیڑھے پن سے اس کی طبیعت کا جذباتی عنصر مراد ہے جو ایک عجیب وغریب انداز میں ظاہر ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جہاں خالق فطرت نے مرد میں عقل کو غالب اور جذبات کو مغلوب رکھا ہے وہاں عورت میں یہ نسبت ایک نہایت درجہ حکیمانہ فعل کے نتیجہ میں الٹ دی گئی ہے اور جذبات کو غیر معمولی غلبہ دے دیا گیا ہے اور یہی اس کا فطری ٹیڑھا پن ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ٹیڑھی پسلی کی پیدا وار قرار دے کر فرماتے ہیں کہ یہ ٹیڑھا پن صنف نازک کا کمال ہے۔

عورت میں ٹیڑھا پن رکھنے کی وجہ

اب سوال ہوتا ہے کہ یہ ٹیڑھا پن عورت کے اندر کیوں رکھا گیا ہے۔ اس کا جواب خود قرآن شریف دیتا ہے جو ساری حکمتوں کا منبع اور ماخذ ہے فرماتا ہے:

خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً (الروم 22)

خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس میں سے تمہاری بیویاں بنائی ہیں تاکہ تم ان سے دل کی سکینت حاصل کر سکو اور اللہ تعالیٰ نے اس رشتہ کو تمہارے لئے محبت اور رحمت کا ذریعہ بنایا ہے۔''

جذباتی سکینت کی ضرورت

اس جگہ آ کر ایک اور سوال اٹھتا ہے اور وہ یہ کہ مرد کو اس قسم کی سکینت کی کیا ضرورت ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حکیم ہستی نے انسان کو ایسی فطرت پر بنایا ہے کہ جب وہ اپنی گونا گوں ذمہ داریوں میں گھر کر اوران کے بوجھوں کے نیچے دب کر تکان محسوس کرتا اور تھک جاتا ہے تو جس طرح خدا نے جسمانی لحاظ سے انسان کے لئے نیند کا انتظام مقرر کر رکھا ہے، اسی طرح اس کی روح کے اندر جذبات کی پیاس بھی رکھ دی گئی ہے اور اس قسم کی تکان اور کوفت کے لمحات میں وہ اپنی پیاس کو بجھا کر پھر اپنے کام کے لئے تازہ دم ہوجاتا ہے ورنہ اس کی نازک اور بھاری ذمہ داریوں کا بوجھ اسے ہر وقت یکساں دبائے رکھے اور آرم اور سکون کا کوئی لمحہ بھی

اسے نصیب نہ ہوتو یقینا اس کی ہستی کی مشین چند دن میں ہی ٹوٹ پھوٹ کر ختم ہو جائے...

قدرت نے ایک زخمی اور دکھتی ہوئی جگہ پر مسکن اور ٹھنڈی مرہم کا پھایہ لگا دیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حدیث میں آتا ہے اور اس حدیث کا ذکر مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک ڈائری سے ملا ہے کہ بعض اوقات جب آپ اپنے فرائضِ نبوت کی بھاری ذمہ داریوں میں تھک کر چور ہو جاتے تھے اور جسمانی قویٰ گویا ٹوٹنے کی حد تک پہونچ جاتے تھے تو آپ حضرت عائشہ کے پاس تشریف لاکر فرماتے تھے۔ اریحینا یاعائشۃ ”یعنی آؤ عائشہ اس وقت ہمیں کچھ راحت پہونچاؤ“ اور پھر تھوڑی دیر اپنی ازواج کے ساتھ محبت و پیار کی باتیں کر کے دوبارہ اپنے تھکا دینے والے کام میں مصروف ہو جاتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت

مگر یہ لطیف حدیث صرف اس جگہ ختم نہیں ہوتی۔ بلکہ اس فلسفہ کے میدان میں ہمیں اور آگے لے جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا

،یعنی جب کہ یہ ٹیڑھا پن جو جذبات کے غلبہ سے تعلق رکھتا ہے عورت کی فطرت کا حصہ ہے جو اس سے جدا نہیں ہوسکتا۔ بلکہ یہی ٹیڑھا پن صنف نازک کا کمال ہے۔تو پھر اگر تم اسے سیدھا کرنے کے درپے ہوگے۔تو لامحالہ وہ سیدھا تو ہرگز نہیں ہوگا ہاں فطرت کے خلاف دباؤ پڑنے سے وہ ٹوٹ ضرور جائے گا۔ پس تمہیں چاہیئے کہ ایک طرف تو عورت کے اس فطری ٹیڑھے پن کی قدر و قیمت کو پہچانو اور اس سے اپنی زندگی میں فائدہ اٹھاؤ اور دوسری طرف اس بات کی بھی نگرانی رکھو کہ عورت کا یہ ٹیڑھا پن ہر وقت اس کے گلے کا ہار نہ بنا رہے...ان الفاظ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متبعین کو یہ نصیحت فرمائی ہے کہ وہ اس معاملہ میں فطرت کے دو انتہائی نقطوں میں سے درمیانی رستہ اختیار کریں۔ تاکہ ایک ہی طرف کا ناگوار غلبہ ہوکر دوسری طرف کو بالکل ہی نسیاً نسیاً نہ کر دے۔اور جذبات کے فطری غلبہ کے باوجود مناسب اعتدال کی حالت قائم رہے۔

(ماخوذ از الفضل ۱۸ جولائی ۱۹۴۱ء)

:طالب دعا:

بی ایم خلیل احمد
ابن محترم بی ایم
بشیر احمد صاحب مرحوم
ابن محترم موسیٰ
رضا صاحب مرحوم
وفیملی

محمد عربی کی ہو آل میں برکت
ہو اس کے حسن میں برکت جمال میں برکت
ہو اس کی قدر میں برکت کمال میں برکت
ہو اس کی شان میں برکت جلال میں برکت
(کلام محمود)

:پتہ:

جماعت احمدیہ بنگلور،
کرناٹک
فون نمبر:
9945433262

منظوم کلام صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ

میری نظر میں گھر کا مقام!

میری نظر میں گھر ہے وہ		میرے عزیز دوستو!
جہاں محبتیں بھی ہوں		جہاں رفاقتیں بھی ہوں
جہاں خلوص دل بھی ہو		جہاں صداقتیں بھی ہوں
جہاں ہو احترام بھی		جہاں عقیدتیں بھی ہوں
جہاں ہو کچھ لحاظ بھی		جہاں مروتیں بھی ہوں
جہاں نوازشیں بھی ہوں		جہاں عنایتیں بھی ہوں
جہاں ہو ذکر یار بھی		جہاں عبادتیں بھی ہوں
جہاں نہ ہوں کدورتیں		جہاں نہ ہوں عداوتیں
یہ ایسی ایک جگہ ہے		کہ جسے میں اپنا کہہ سکوں
جہاں میں سکھ سے جی سکوں		جہاں سکوں سے رہ سکوں
یہ گھر عجیب چیز ہے		مجھے بہت عزیز ہے

(بحوالہ: ہے دراز دستِ دعا مرا صفحہ 307-310)

ارشاد نبوی رضی اللہ عنہا:

إنّ لِلْمُؤْمِنِ فِی الجَنَّةِ لَخَيمَةً ...لِلْمُؤْمِنِ فِيها أهلُون

(مومن کے لیے جنت میں ایک خیمہ ہوگا...اس میں مومن کے اہل وعیال ہوں گے) (صحیح مسلم)

كَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ

معلومات عامہ

DNA

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ

’’وہ مادہ جس سے انسان کی پیدائش کا آغاز ہوا ہے اور اس میں بے انتہاء پیچدار ایسی باریک در باریک صفات کو جمع کر دیا گیا ہے جنہوں نے بعد میں ظہور پذیر ہونا تھا۔ مثال آنکھ، کان، ناک، منہ، گلا، آلہ صوت وغیرہ کو یہاں تک ہدایتیں دی گئی ہیں کہ کس حد تک ایک عضو نشوونما پائے گا اور پھر کس وقت وہ نشوونما بند ہونی ضروری ہے۔ دانتوں ہی کو لیجئے۔ دودھ کے دانت ایک وقت کے بعد ظاہر ہوتے ہیں پھر وہ ایک مدت تک رہ کر گر جاتے ہیں اور بچپن کے دور میں جو بچے دانتوں کی صحت کا خیال نہیں رکھ سکتے اس کے بداثر سے ان کو محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ پھر بلوغت کے دانت ہیں جس کے بعد انسان ذمہ دار ہے کہ ان کی حفاظت کرے۔ وہ ایک حد تک بڑھ کر رک کیوں جاتے ہیں؟ کیا چیز ہے جو اُن کو آگے بڑھنے سے روک دیتی ہے؟ یہ انسان کے DNA میں ایک کمپیوٹرائزڈ (Computerized) پروگرام ہے جس پر اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے تابع وہ دانت عمل کرتے ہیں۔ سائنس دان بتاتے ہیں کہ جس رفتار سے وہ گھس رہے ہوتے ہیں کم و بیش اسی رفتار سے وہ بڑھ رہے ہوتے ہیں۔ اگر بڑھتے چلے جاتے اور روکنے کا نظام نہ ہوتا تو انسان کے نیچے کے دانت دماغ پھاڑ کر سر سے بہت اوپر تک نکل سکتے تھے اور اوپر کے دانت جبڑے پھاڑ کر چھاتی کو ناکارہ بنا سکتے تھے۔ تو فرمایا کہ کیا تم نے یہ جینیاتی صلاحیتیں خود بنائی ہیں؟ ظاہر ہے کہ جواب نفی میں ہے۔‘‘

(ماخوذ از تعارف سورہ واقعہ۔ قرآن کریم اردو ترجمہ)

JOTI SAW MILL (P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)

JSM

S.A.Quader (Managing Director)
c/o Abdul Qadeer Khan

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے
(کلام محمود)

اخبارِ مجالس

مساعی مجلس انصاراللہ شموگہ:

مجلس انصاراللہ شموگہ (کرناٹک) ماہِ فروری 2025ء میں چھ وقارعمل کروائے گئے۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں 38 انصار نے دعائیہ خطوط بھجوائے۔

مبلغ -/6000 روپے غرباء میں راشن وغیرہ کی ضروریات کیلئے تقسیم کئے گئے اسی طرح غریب مریضوں کو علاج معالجہ کیلئے مبلغ -/3000 روپے پہنچا کر علاج کیلئے مدد کی گئی ہے۔ اسی طرح اس ماہ تجوید القرآن کلاسز میں کل چالیس انصار نے شرکت کی ہے۔ تیس زیرِ تبلیغ افراد سے رابطہ کر کے انفرادی تبلیغ کی گئی ہے۔

(سید سلطان احمد، ناظم ضلع مجلس انصاراللہ شموگی، چترد رگہ)

مساعی ضلع کالیکٹ، وایاناڈ:

ضلع کالیکٹ، وایاناڈ (صوبہ کیرالہ) کی سات مجالس کی طرف سے مختلف بنیادی ضروریات کے پیشِ نظر راشن اور کپڑوں کیلئے غریب ضرورت مندوں کو مبلغ -/47900 روپے پیش کر کے مالی مدد کی گئی ہے۔ غریب مریضوں کو علاج کیلئے مبلغ -/12950 روپے پہنچا کر مدد کی گئی ہے۔ تیس بھوکوں کو دورانِ ماہ کھانا کھلایا گیا۔

246 لٹریچر زیرِ تبلیغ افراد میں تقسیم کئے گئے اور سوشل میڈیا کے ذریعہ 560 لوگوں کو حقیقی اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ 30 لوگوں کو ایم ٹی اے دکھا کر جماعت کا پیغام اور حضرت خلافت کا تعارف کروایا گیا ہے۔

تربیتی اجلاس: مؤرخہ 2 فروری 2025ء کو مسجد بیت القدوس میں زیرِ صدارت مکرم سجاد صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ کالیکٹ ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ مرکز سے موصولہ تربیتی مواد کے مطابق پروگرام پیش کیا گیا۔ مکرم سی شمیم احمد صاحب نے تقریر کی۔

ریفریشر کورس: فروری 2025ء کو زیرِ صدارت مکرم ایم تاج الدین صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ جنوبی ہند عہدیداران مجالس عاملہ ضلع کالیکٹ، وایاناڈ کیلئے ایک ریفریشر کورس احمدیہ مسجد بیت القدوس کالیکٹ میں منعقد ہوا۔ جس میں 60 عہدیداران اور تین زعماء مجالس شامل ہوئے۔ شعبہ عمومی اور تجنید کے تعلق سے مکرم ٹی احمد سعید صاحب امیر جماعت ماتھوٹم، شعبہ تربیت اور تعلیم، تربیت نومبائعین اور تعلیم القرآن وقف عارضی کے تعلق سے مکرم ایم۔ رفیق احمد صاحب، شعبہ وقفِ جدید اور تحریک جدید کے متعلق مکرم ایم احمد کٹی صاحب کوڈیاتھور، شعبہ صف دوم اور صحت وجسمانی کے تعلق سے مکرم سی صلاح الدین صاحب ناظم ضلع نے تفصیل سے سمجھایا۔ اس کے بعد شاملین کو سوالات کا موقع بھی دیا گیا۔

(ایم عبدالسلام، نائب ناظم عمومی کالیکٹ، وایاناڈ)

مساعی مجلس انصاراللہ پلکھنڈی:

مؤرخہ 20 فروری 2025ء کو مجلس انصاراللہ پلکھنڈی (ضلع مرشد آباد، بنگال) کی طرف سے ایک مثالی وقارعمل منعقد کیا گیا۔

(شفیع اللہ۔ زعیم مجلس انصاراللہ پلکھنڈی)

الہام حضرت مسیح موعودؑ : کُلُّ بَرَکَۃٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ ﷺ

ZISHANAHMAD
AMROHI(Prop.)

ADNAN TRADING Co.
LEATHER JACKET MANUFACTURER
Amroha - 244221 (U.P.)

Mobile
7830665786
9720171269

مساعی مجلس انصاراللہ کوئمبتور

ریفریشر کورس : مؤرخہ 2فروری 2025ء کو Grill Hall میں مجلس عاملہ انصاراللہ کوئمبتور (تمل ناڈو) زیرصدارت مکرم این ضیاء الحق صاحب مبلغ سلسلہ منعقد ہوا۔جس میں کل نوعہدیداران حاضر ہوئے۔

تعلیم القرآن کلاسز:

ماہِ فروری 2025ء میں 19یوم تعلیم القرآن کے کلاسز لگائے گئے۔ جس میں 15منٹ انصار کو تجوید القرآن پڑھایا گیا۔ان کلاسز میں 15سے 20انصار حاضر ہوتے رہے ۔اطفال کو انصار حضرات کی طرف سے روزانہ یسرناالقرآن اورناظرہ قرآن کریم پڑھانے کا سلسلہ جاری ہے۔جس میں تقریباً آدھا گھنٹہ اطفال کو پڑھایا جاتا ہے۔

اردو کلاس: مؤرخہ 16فروری 2025ء کو اسپیشل اردو کلاس کا انعقاد عمل میں آیا۔جس میں دس انصار حاضر ہوئے۔

ورزشی مقابلہ جات:

مؤرخہ 23فروری2025ء کو مجلس انصاراللہ کوئمبتور کی طرف سے یوم مصلح موعودؓ کے حوالہ سے ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد عمل میں آیا۔جس میں انصار کو ایک گراؤنڈ میں لے جا رکھیلوں میں شامل کروایا گیا۔جس کے بعد کرکٹ کا دلچسپ مقابلہ بھی کرویا گیا۔ دس دس اوور کے تین میاچیس ہوئے۔

(محمد زکریا۔زعیم مجلس انصاراللہ کوئمبتور تمل ناڈو)

مساعی مجلس انصاراللہ حیدرآباد

تعلیم القرآن کلاسز: مجلس انصاراللہ حیدرآباد کے زیر اہتمام تعلیم القرآن کے کلاسز تمام حلقہ جات میں منعقد ہورہے ہیں۔ جہاں انصار کے ساتھ ساتھ کچھ خدام اور اطفال بھی ان کلاسز میں حاضر ہوکر تجوید سیکھ رہے ہیں۔ ماہِ فروری میں کل 17یوم کلاسز لگائے گئے۔

تربیتی اجلاس : مؤرخہ 23فروری 2025ء کو مجلس انصاراللہ حیدرآباد کے زیر اہتمام احمدیہ مسجد الحمد سعیدآباد میں ایک مشترکہ تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مرکز کے موصولہ تربیتی مواد کے مطابق پروگرام کروایا گیا ہے۔

مساعی خدمتِ خلق: ماہِ فروری میں راشن اور کپڑوں کیلئے ضرورت مندوں کو مبلغ -/45000روپئے پیش کرکے مالی مدد کی گئی ہے۔غریب مریضوں کو علاج کیلئے مبلغ -/13300روپئے پہنچا کر مدد کی گئی ہے۔ چالیس بھوکوں کو دورانِ ماہ کھانا کھلایا گیا۔

(محمد ضیاءالدین،زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ حیدرآباد)

قیادت ایثار وخدمتِ خلق

ماہِ فروری میں ضلع گورداسپور (پنجاب) کے 24نادار اور مستحقین احمدی طلباء میں قیادت ایثار وخدمت خلق بھارت کی طرف سے نوٹ بکس، قلم اور یسرناالقرآن، نماز مترجم ہندی وپنجابی تقسیم کئے گئے۔ اس پروگرام میں خاکسار کے ساتھ مکرم ایچ شمس الدین صاحب (قائد تربیت) مکرم نورالدین ناصر امروہی صاحب ناظم گورداسپور بھی شامل تھے۔

(خالد احمد الہ دین، قائد ایثار وخدمت خلق بھارت)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

طالبِ دُعا: DAR FRUIT COMPANY KULGAM

Shop 73 Fad 40B Fruit Market Kulgam P.O. ASNOOR 192233

Phone No. off. 01931-212789 - 09622584733 - Res. 07298119979, 09419049823

قیادت ایثار خدمت خلق کی جانب سے بٹالہ (صوبہ پنجاب) کے
24 سے زائد طلباء کے درمیان کاپیاں، قلم، قاعدہ یسرنا القرآن تقسیم کئے گئے

ریفریشر کورس 2025ء مجلس انصاراللہ کرڈاپلی (صوبہ اڈیشہ)
کے موقعہ پر نائب صدر مجلس انصاراللہ بھارت کے ہمراہ گروپ فوٹو

سائیکل ٹور مجلس انصاراللہ کیرنگ، صوبہ اڈیشہ

مکرم مولوی سید کلیم الدین احمد صاحب زعیم اعلیٰ قادیان
مریضوں کی عیادت و پھل تقسیم کرتے ہوئے

ریفریشر کورس 2025ء مجلس انصاراللہ کیرنگ (صوبہ اڈیشہ)
نائب صدر مجلس انصاراللہ بھارت کے ہمراہ گروپ فوٹو

ریفریشر کورس 2025ء مجلس انصاراللہ شیموگہ (صوبہ کرناٹک)
عہدیداران مجلس عہد دہراتے ہوئے